Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.D.54.

16 D 54

INDIAN INSTITUTE

ہر اک لمحہ بہتر جواہر سے ہای | مقابل ہین اوسکے نہین کوئی شی
نکلتے ہین اوس سے زمانیکے کام | حصول لیاقت عبادت تمام
ٹھہرتا نہین ایک دم بھر کہین | غرض روکنا اسکا ممکن نہین
مگر چند قزاق ہین راہزن | عجب اونکے دہوکے عجب اونکے فن
یہ نام اونکے کرتاہون مین اب بیان | رہین اُنسے غافل نہ طفل وجوان
وہ نیند اور سستی جوانی کا جوش | بچے اِنسے وہ جسمین ہو عقل وہوش
سوا اُنکے پوشیدہ ہین چور اور | کہ نادان کرتے نہین جنکو غور
وہ رنج اور غصہ ہی یا بیدلی | کہ لاتے ہین ہر وقت مین غافلی
رہو اُنسے ہشیار ہر کام مین | نہ آوے خلل جس سے انجام مین
مگر ایسے چورون سے چارہ نہین | کسیطرح انسے گذارہ نہین
رکھو اپنے وقتون کا ہردم خیال | نہ لاؤ کبھی دل پہ کوئی ملال
نہ سمجھو کبھی اسکو بے قدر تم | پلک مارنے مین یہ ہوتا ہی گم
بقول حسن کوئی پاتا نہین | گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین
جو کچھ ہوسکے اسمین انسان سے | کرے خوب کوشش دل وجان سے
فقط کھانے پینے مین اوقات کو | نہ ضائع کرو ہرگز ای دوستو

کرو خوب تحصیل علم و کمال
رہو عمر بھر جس سے فرخندہ حال

نظم

عہد دولت مین جو تیرا دوست ہی
گھات کرتا ہی جو ایسا دوست ہی
کچھ بھی تجھسے دوستی اوسکو نہین
فی الحقیقت تیرے زر کا دوست ہی

سبق باون
علم کے فائدے

تاکید	بار بار کہنا	کافی ہوگی	بہت ہوگی
چند روز	تھوڑے دن	میعاد	مدت
اتفاقاً	یکایک		

ایک امیر کا ایک ہی لڑکا تھا۔ وہ اوسے بہت پیار کرتا تھا۔ محبت کے سبب سے کبھی اوس امیر نے لڑکے پر لکھنے پڑھنے کی تاکید نکی۔ وہ خیال کرتا تھا کہ میری دولت اسکی تمام عمر کو کافی ہوگی یہ پڑھ کے کیا کریگا۔ جب وہ امیر مرا لڑکے نے مفت کی دولت پائی اور چند روز مین اوڑادی۔ آخر کو مہاجنون سے قرض لیکے خرچ کرنے لگا۔ مگر جب وہ قرض ادا نہو سکا۔ تو مہاجنون نے نالش کرکے اوسے قید کرایا۔ میعاد گذرنیکے بعد قید سے چھوٹا۔ اور تھوڑے دنون تک بھیک مانگتا رہا۔ اتفاقاً اوس شہر مین کال پڑا۔ اُسوقت اُسکو بھیک بھی نہ ملی۔ آخر کو فاقون کے مارے مر گیا۔

سبق ترپن
نظم۔ وقت کی تعریف

ہر اک وقت ہی مثل آب روان
کرون کسطرح اوسکی قیمت بیان

مفت خور۔ بے محنت کسیکا مال لیکر کھانے والا		ماہر واقف اگاہ	
عدالت	کچہری	گفتگو	بات چیت
مفسد	فساد کرنے والا	اعتماد	بھروسہ بسواس
عہد	وقت	زر	روپیہ پیسا دولت

ایک مہاجن کے دو لڑکے تھے۔ بڑے لڑکے کو اوسنے صرف اپنے گھر کا حساب کتاب سکھایا۔ مگر چھوٹے کو مدرسے مین بھیجکر سب طرح کے علم پڑھوائے۔ جب وہ مہاجن مرگیا تو اوسکا تمام مال اون دونون لڑکون نے آدھا آدھا بانٹ لیا لیکن مفت خورون نے اپنے مطلب کے واسطے اون مین ایسی نااتفاقی کرادی کہ عدالت مین نالش کی نوبت آئی۔ جو لڑکا صرف حساب جانتا تھا اور عدالت کے کام سے ناواقف تھا اوسکو مختار نوکر رکھنا پڑا۔ اور بہت سے مفت خور بھی اوسکے یہان گھسے۔ اور اون لوگون نے دھوکا دیکر اسکا روپیہ بہت صرف کرایا۔ اور آپ بھی خوب اوڑایا۔ مگر جو لڑکا خود پڑھا تھا اور قانون سے بھی ماہر تھا۔ اور کچہری مین خود گفتگو کرسکتا تھا۔ اوسنے آپ روبکاری کی اور تمام کاغذات آپ ہی عدالت مین پیش کیے۔ تھوڑے دن مین بڑے بھائی کو مفت خورون نے لوٹ کر محتاج کردیا۔ اور چھوٹے بھائی نے مقدمہ بھی جیتا۔ اور باوجود خرچ کرنیکے اوسکے پاس بہت روپیہ بچ رہا۔ جس سے اوسنے پھر روزگار کرکے اپنا کارخانہ ویسا ہی جمالیا۔ اس نقل سے صاف ظاہر ہی۔ کہ دولتمندون کو علم کی بہت زیادہ ضرورت پڑتی ہی۔ اور روپیہ ہونے سے بہت جھوٹے دوست اور صلاح کار بنجاتے ہین جو صرف اپنے مطلب کے آشنا ہوتے ہین۔ چاہیے کہ اونکی باتون پر اعتماد نکرے۔

ایک توڑا روپیہ کا ملگیا۔ وہ دونون خوش ہو کے گھر پھرے کہ تھوڑے دن تک آرام کرین تب پھر سفر کرینگے۔ ایک نے کہا کہ یہ سب روپیہ ایکبارگی لیجانا صلاح نہین ہی شاید گرفتار ہو جائین۔ اسلیے تھوڑا روپیہ نکال کے باقی ایک درخت کے نیچے گاڑدیا۔ مگر عاقل چھپکر وہ روپیہ کھودلایا اور زمین کو برابر کر آیا۔ جب غافل کے پاس خرچ نرہا تو عاقل سے کہا کہ چلو اور روپیہ نکال لادین۔ جسوقت دونون نے وہان پہونچکر زمین کھودی تو روپیہ نپایا۔ عاقل نے اولٹی تہمت غافل کو لگائی کہ تو ہی روپیہ لیگیا ہی۔ آخر کو دونون قاضی کے پاس گئے۔ قاضی نے عاقل سے گواہ طلب کیے اوسنے جواب دیا کہ جس درخت کے نیچے روپیہ گڑا تھا وہی میرا گواہ ہی۔ اگر آپ وہان چلیے تو وہ صاف حال بیان کریگا۔ دوسرے روز قاضی وہان گیا اور بہت سے لوگ اس عجیب تماشے کے دیکھنے کو جمع ہوئے۔ قاضی کے پوچھنے پر اوس درخت سے آواز آئی کہ غافل نے روپیہ لیا ہی۔ قاضی یہ سنکے حیران ہوا اور سمجھا کہ درخت مین کچھ بھید ہی۔ پس حکم دیا کہ اسکے گرد لکڑی جمع کرکے آگ لگادو جسوقت ایسا ہوا۔ ایک آدمی گھبرا کے درخت کے جوف سے باہر نکل آیا۔ قاضی نے پوچھا کہ تو کون ہی۔ اوسنے بیان کیا کہ مجھے عاقل نے درخت مین بٹھلا کر سکھلا دیا تھا کہ اگر کوئی پوچھے کہ روپیہ کسنے لیا ہی تو غافل کا نام کہدینا۔ اس بات پر قاضی نے عاقل سے روپیہ لیکر غافل کو دلوادیا اور اوسکو اس جعلسازی کی خوب سزادی۔

سبق اکاون

علم کے فوائد

عوض مین	بدلے	آقا	مالک
فراغت	سکھ سے۔چین سے	خط	لکیر

ایک بھوکھا بھیڑیا کسی گانون کے قریب آیا۔ اتفاقاً ایک موٹا تازہ کتا اوسے نظر پڑا۔ بھیڑیے کو اوسکی شائی پر تعجب آیا اور کتے سے پوچھنے لگا کہ کیون بھائی کتے تم کیا حکمت کرتے ہو جو ایسے فربہ بنے ہو۔ کتے نے جواب دیا کہ مین اپنے مالک کی تابعداری بجاتا ہون اور اوسکا مال چورون سے بچاتا ہون اوسکے عوض مین آقا کی مہربانی سے طرح طرح کے کھانے چکھتا ہون بھیڑیے نے کہا کہ ای بھائی اگر ممکن ہو تو مین بھی تمھارے ساتھ تمھارے مالک کے یہان چلون اور فراغت سے زندگی بسر کرون۔ کتا اسے اپنے ساتھ لیچلا یکایک بھیڑیے نے دیکھا کہ اوسکی گردن کے چارون طرف ایک خط پڑا ہی۔ اور وہان کے بال بالکل اوڑ گئے ہین۔ بھیڑیے نے پوچھا کہ میان گردن پر کیا ہی۔ اوسنے کہا کچھ بھی نہین فقط پٹے کا نشان ہی۔ یہ سنتے ہی بھیڑیا پچھلے پیرون پھرا۔ اور کہا آپ تشریف لیجائین۔ مجھکو قید ہو کے موٹا ہونا نہین منظور ہی۔

سبق پچاسوان

فریب

توڑا	روپیہ کی تھیلی	تہمت لگانا	لم لگانا	اکلنگ لگانا
آخر کو	انت کو	طلب کی		مانگی
جوف	درخت کا کول	جعلسازی		فریب

ایک شہر سے دو آدمی جنکا غافل اور عاقل نام تھا سفر کو نکلے۔ راہ مین اونکو

پاسے اور ہر ایک سے آگے اوسکی تعریف ہوئی۔

سبق اڑتالیسوان

ہندوون کی قدامت

اصل	قدیم	ایران	ملک فارس کا نام ہی
بعدازان	پھر	شمالی	اُتری
کثرت ہوئی	بڑی زیادتی ہوئی	طی کرکے	پار ہوکے
داخل ہوئے	پہونچے	رفتہ رفتہ۔	کچھ دنون کے بعد ہوتے ہوتے

ہندو اصل باشندے ہندوستان کے نہین ہین۔ یہ لوگ ایران کیطرف سے آکے ملک پنجاب مین اور دریاے گنگا جمنا اور گھاگرہ وغیرہ کے کنارون پر آباد ہوئے۔ بعدازان بڑے بڑے شہر مثل دہلی قنوج۔ اور راجودھیا کے اون دریاؤن پر بسائے۔ مدت تک یہ لوگ شمالی ہندوستان مین رہے۔ جب اونکی کثرت ہوئی تو بندھاچل پہاڑ اور نربدا ندی کو طی کرکے دکھن مین داخل ہوئے۔ اور اوسطرف کے ملک مین بھی پھیلے۔ اصل زبان انکی سنسکرت تھی۔ رفتہ رفتہ اوس زبان سے ہندی۔ مرہٹی۔ بنگالی وغیرہ زبانین نکلین جو فی الحال تمام ہندوستان مین جاری ہین۔ مگر دکھن کے اکثر پہاڑی ملکون کی زبانین مثل تامل اور تیلنگ کے سنسکرت سے بالکل الگ ہین۔

سبق اونچاسوان

بھیڑیا اور کتا

فربہ	موٹا	ممکن ہونا	ہو سکے

سوئی اوسکی سونڈ مین چبھودی ہاتھی اوسوقت توچپکا چلاگیا مگر جب وہان سے پھرا۔ توکہین سے بہت میلا پانی اپنی سونڈ مین بھرلایا۔ اور اوس درزی کی دوکان پر پہونچ کے اسطرح سے وہ میلا پانی چھڑک دیا کہ جو کپڑے وہ لوگ سی رہے تھے تمام خراب ہوگئے اور وہ درزی نہایت پشیمان اور شرمندہ ہوئے۔

سبق سینتالیسوان

دیانت داری

نوٹ	ہنڈوی	سہواً	بھولے سے
عطا کیا تھا	دیا تھا	دیانت داری	ایمان داری
حسب معمول	موافق دستور	حاضر ہوا	آیا

ایک ایمان دار غریب کا لڑکا کسی امیر کے پاس نوکر تھا۔ ایک روز اوس امیر نے اوسکو دو جوڑے کپڑے انعام دیے۔ وہ خوش ہوکر اپنے گھر لایا ایک تو اوسنے پہن لیا اور دوسرا اوٹھا رکھا۔ جب اوسنے دوسرا جوڑا بدلا۔ تو انگرکھے کی جیب مین ایک نوٹ پچاس روپیہ کا نکلا۔ وہ اوسکو لیکر امیر کے پاس گیا اور کہا۔ کہ یہ نوٹ اوس انگرکھے کی جیب مین سہواً رہگیا تھا۔ جو حضور نے مجکو عطا کیا تھا۔ امیر اوسکی دیانت داری پر بہت خوش ہوا۔ اور نوٹ لیکر اوسوقت اوسکو رخصت کیا۔ مگر دوسرے روز جب حسب معمول وہ لڑکا پھر حاضر ہوا اوسوقت امیر نے اپنے دوستون کے سامنے تمام حال اوسکی دیانت داری کا بیان کیا۔ اور ایک انگرکھہ اوسے اور دیا۔ اور کہا کہ اسکی جیب مین سو روپیہ کا نوٹ تو پاویگا۔ اوسے تو اپنے خرچ مین لانا۔ دیکھو ایمانداری کا نتیجہ یہ ہی۔ کہ پچاس روپیہ کے بدلے اوسنے سو روپیہ

نظم

کرتی ہی فزون قدر بشر خاموشی
ہر عیب کو کرتی ہی ہنر خاموشی
ہو مردم چشم سان سراپا پنہان
انسان سے ہو سکے اگر خاموشی

سبق پینتالیسوان

محمد علی شاہ

نصیر الدین حیدر کے مرنے کے بعد محمد علی شاہ اونکے چچا تخت نشین ہوئے اور اونھون نے پانچ برس سلطنت کر کے سنہ ۱۸۴۲ع مین قضا کی۔ بعد اونکے امجد علی شاہ اونکی گدی پر بیٹھے۔ اونھون نے پانچ برس تک حکومت کی سنہ ۱۸۴۷ع مین واجد علی شاہ امجد علی شاہ کے بیٹے تخت پر بیٹھے۔ مگر اونھون نے ملک کے کام کی طرف مطلق دھیان نکیا اور عیش و آرام مین مصروف رہے آخر کار اس بدانتظامی اور ابتری سے سنہ ۱۸۵۶ع مین ملک اونکے ہاتھ سے جاتا رہا اور وہ شہر کلکتے کو چلے گئے۔ اب وہان ایک لاکھ روپیہ ماہواری پنشن پاتے ہین سنہ ۱۸۵۶ عیسوی سے انگریز لوگ اس ملک مین حکومت کرتے ہین ۔

سبق چھیالیسوان

ہاتھی کی دانائی

ہاتھی بہت عقلمند ہوتا ہی اور اکثر عجیب کام کرتا ہی۔ ذیل کے قصے سے اوسکی دانائی ظاہر ہوتی ہی۔ شہر سورت مین ایک ہاتھی سڑک پر چلا جاتا تھا۔ جب ایک درزی کی دوکان کے قریب پہونچا تو اوسنے اپنی سونڈ دوکان کے اندر بڑھائی۔ اوسوقت وہان بہت سے درزی بیٹھے کپڑے سیتے تھے کسینے ایک

مالک ہوئے ۔ انگریزون کی طرف سے اونکو بادشاہت کا خطاب عطا ہوا اور
اونکے نام کا سکہ جاری ہوکے تاج وتخت بادشاہی اونکے لیے طیار ہوا۔
یہ بادشاہ بہت شراب خوار اور اپنے ملک سے غافل تھا۔ مشہور ہی کہ انکو کچھ جنون
بھی تھا۔ بعد تیرہ برس سلطنت کے ۱۸۲۷ء مین اونھون نے وفات پائی ۔ اور
اونکے بعد ملک اودھ مین جو حاکم ہوا وہ بادشاہ کہلایا ۔ غازی الدین حیدر کے
بعد نصیر الدین حیدر اونکے بیٹے نے ۱۸۳۷ء تک بادشاہت کی ۔

سبق چوالیسوان
خاموشی کا فائدہ

شاید	ایسا ہو	فزون	زیادہ
بشر	آدمی منش	خاموشی	چپکا رہنا
مردم چشم	آنکھ کی پتلی	سراپا	سر سے پانون تک
بینا	دیکھنے والا	انسان	آدمی

ایک گدھے نے کہین شیر کی کھال پائی ۔ وہ اوسکو اوڑھ کے جنگل مین
پھرنے لگا ۔ آدمی و جانور دور سے اوسے دیکھ کے خوف کے مارے اوسکے
قریب نہین آتے تھے ۔ اور وہ گدھا تمام جنگل اور کھیت چرتا پھرتا تھا ۔ ایک
دن یہ سوچا کہ میرے نہ بولنے سے شاید جانور خیال کرین کہ یہ شیر نہین ہی ۔ اور
اونکے دل سے خوف جاتا رہے ۔ اسلیے شیر کی بولی بولنی چاہیے ۔ جونہین وہ
شیر کی آواز بنا کے بولا سب جانور پہچان گئے ۔ کہ یہ گدھا ہی ۔ اور اوسکے اوپر
اگرے اور غصے کے مارے اوسے ٹکرے ٹکرے کر ڈالا ۔

توجوہواکہ اوس برتن مین بھری رہ جائیگی وہ اوس جانور کی سانس کی آمدورفت سے ایسی خراب ہو جائیگی کہ وہ مرجائیگا۔پس ایسے مقام مین رہنے سے جہان ہواکاگذر نہو یا آدمیون کی بھیڑ ہو وہی خرابی کا نتیجہ حاصل ہوگا جو اوپر کی مثال مین بیان کیا گیا۔ **دوسرے** یہ کہ جہان کوڑا یا میلاپن ہوتا ہی وہان کی ہوابھی خراب ہوکر بیماریان پیدا کرتی ہی۔ اور وہی ہوا سوراخون کی راہ بدن مین جاکر زہر کے مانند اثر پیدا کرتی ہی۔ ہیضہ وغیرہ اسی خراب ہوا کا نتیجہ ہی۔ **تیسرے** یہ کہ جہان درخت کی پتیان یا گھاس پانی مین سڑتی ہی۔ یا خود پانی دھوپ کی گرمی سے سڑجاتا ہی۔ یا میلا پانی بہتا ہی وہان کی ہوابھی خراب ہوجاتی ہی۔ اسکی مثال یہ ہی کہ ترائی اور تری کی جگہ مین جاندار اکثر بیمار رہتے ہین۔ پس ہمکو چاہیے کہ خراب ہوا سے بچتے رہین۔ کوڑا وغیرہ جمع نہونے دین۔ مکانون کو کیچڑ پانی اور ریکے ہوئے ناج کے دھوون سے صاف رکھین۔ موریون مین میلا پانی بھرنے نپاوے۔ اور جہانتک ہوسکے مکان مین ہوا کے گذر کا خیال رکھین۔

سبق تینتالیسوان
غازی الدین حیدر

خطاب	نام	سکہ جاری ہونا	روپیہ پیسا بننا
شراب خوار	شراب پینے والا	جنون	دیوانہ پن
وفات پائی / یا قضا کی	مرگئے	تخت نشین ہونا	گدی پر بیٹھنا
		بدانتظامی	بے بندوبستی ابتری

سعادت علیخان کے بعد اونکے بڑے بیٹے غازی الدین حیدر ملک اودھ کے

آدمی کو اُسوقت نیند سے اوٹھنا بُرا معلوم ہوتا تھا۔ اسلیے وہ اوس تکلیف کے دور کرنیکی فکر مین رہا کرتا تھا۔ ایک روز ایک آدمی نے اُسکو صلاح دی کہ تو اس مرغ کو مار ڈال کیونکہ نہ وہ ہوگا اور نہ اوسکی آواز سے صبح کا انداز ملیگا۔ اسنے اوس عقل کی صلاح کے موافق ویسا ہی کیا۔ دوسری رات کو اُسکے مالک کی آدمی رات سے آنکھ کھل گئی۔ مرغ نہ تھا جو شب کا انداز ملتا وہ سمجھا کہ صبح ہوگئی۔ نوکر کو نیند سے اوٹھا کے اُسیوقت کام پر بھیجا۔ راہ مین اوس آدمی نے اپنی عقل پر افسوس کیا۔

نظم

سُنی بات کیون مین نے اہل حسد کی	نہ کی پیروی حیف عقل و خرد کی
پشیمان کیا میری جلدی نے مجکو	نہ پہچان کچھ ہو سکی نیک و بد کی

سبق بیالیسوان
ہوا کا بیان

زندگی	جینا	قیام	ٹھہراؤ
پیغام	سندیسہ	سہل	سہج
گذر	دخل		

ہوا سے تمام جاندارون کی زندگی ہی۔ بدون ہوا کے کوئی جاندار ایک دم زندہ نہین رہ سکتا۔ مگر صاف اور تازی ہوا سے البتہ صحت اور زندگی کا قیام ہی خراب ہوا بیماری بلکہ موت کا پیغام ہی۔ اب معلوم کرنا چاہیے۔ کہ ہوا کسطرح خراب ہوتی ہی۔ ہوا کی خرابی کے تین سبب ہین۔ اول یہ کہ بار بار سانس لینے سے اور اسکا ثبوت بہت سہل ہی۔ یعنے اگر کوئی جانور شیشے کے برتن مین بند کردیا جائے

حفاظت کچھ دیوار و قلعے سے بالکل نہین ہوتی۔ بلکہ حفاظت ملک کی ایمانداری وبہادری اور جاننے علم پر منحصر ہی۔

سبق چالیسوان

صبر

رنج	دکھ	پیش آئے	آگے آئے
لازم	مناسب اچت	ناگوار	بُرا معلوم ہونا
فکر کرنا	تدبیر کرنا		

دنیا مین اگر کوئی تکلیف پیش آئے۔ تو انسان کو صبر کرنا لازم ہی۔ اور یہ خیال کرنا چاہیے۔ کہ جب تھوڑے دن مین اِسکی عادت ہو جائیگی۔ تو اُسوقت اسقدر تکلیف ناگوار نہوگی۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہی۔ کہ آدمی تھوڑی تکلیف سے گھبرا کے اوسے دور کرنا چاہتا ہی۔ مگر اوس سے بھی بڑی بڑی مصیبت مین پڑتا ہی۔ مصیبت دور کرنے کی فکر ضرور کرنی چاہیے۔ مگر ایسی جلدی نکرے۔ کہ مصیبت کا سامان اور زیادہ ہو جاے۔ ہر ایک کام خوب سوچ بچار کے کرنا چاہیے۔

سبق اکتالیسوان

حکایت شاہیہ

اہل	لوگ	حسد	ڈاہ
پیروی	راہ پر چلنا	حیف	افسوس
خرد	عقل	پشیمان	شرمندہ

ایک امیر اپنے آدمی کو تڑکے مرغ کی آواز پر کام کے لیے روز اوٹھایا کرتا تھا

مسعود غازی کا مقبرہ ہی - یہان ہر سال ایک بہت بڑا میلہ ہوتا ہی - نان پارہ جانب شمال واقع ہی اور یہان کے باشندے نیپال کی تجارت سے بہت فائدہ حاصل کرتے ہین - خاص قصبۂ بہرایچ مین (۱۹۰۰۰) آبادی ہی - ضلع راے بریلی - راے بریلی اور سلون دونون سئی ندی پر واقع ہین - اور جائیس راے بریلی سے پورب طرف ہی -

ضلع پرتاب گڈھ - پرتاب گڈھ سئی ندی پر - اور مانک پور اور گوتنی دریاے گنگا پر واقع ہین -

ضلع سلطان پور - سلطان پور اور اسولی - یہ دونون قصبے دریاے گومتی پر واقع ہین -

سبق اونتالیسوان

دیوار چین

دشوار	مشکل	تعجب	اچمبھا اچرج

چین کے لوگون نے دشمنون سے بچاؤ کے لیے ایک دیوار ایسی بنائی ہی کہ جس سے اونکی عقلمندی ظاہر ہوتی ہی - وہ دیوار دس ہاتھ اونچی اور سات سئو میل لانبی ہی - اور بعض جگہ اتنی چوڑی ہی کہ چھ سوار اسپر برابر چلے جائین - اکثر ایسے ایسے دریا اور پہاڑ بیچ مین آپڑے ہین - کہ جنمین ایسی عمارت کا بنانا دشوار ہی اور زیادہ تعجب کی بات یہ ہی - کہ کل پانچ برس کے عرصے مین یہ دیوار طیار ہوئی - باوجودیکہ اس ملک مین دیوار واسطے حفاظت دشمنون کے بنی - مگر اوس سے کچھ فائدہ نہوا - تاتار والون نے اگر جا بجا اپنا قبضہ کر ہی لیا اس سے صاف ظاہر ہی کہ ملک کی

دوسرے قصبے کلان واقع ملک اودھ یہ ہین

ضلع لکھنؤ مین - کاکوری - ملیح آباد - یہ دونون قصبے لکھنؤ سے جانب مغرب وشمال واقع ہین -

ضلع بارہ بنکی ہین - بارہ بنکی - دریا آباد - رودولی -

ضلع اونام مین - اونام - صفی پور - پروا -

ضلع سیتاپور مین - سیتاپور - خیرآباد - مصرکھ -

مصرکھ ہندوون کے تیرتھ وجاترا کا مقام ہی -

ضلع ہردوئی ہین - ہردوئی - شاہ آباد - بلگرام -

بلگرام ایک مدت سے واسطے علم کے مشہور ہی اس قصبے کے علماے نامی یہ تھے - مولانا عبدالجلیل - غلام علی آزاد - مولانا اوحدالدین ادیب -

علاوہ انکے ضلع مذکور مین دو اور شہر ہین - سندیلہ - پہانی - جہانکی تلوار مشہور ہی

ضلع کھیری ہین - کھیری - محمدی -

ضلع فیض آباد - فیض آباد - ٹانڈا - دریاے گھاگرہ پر واقع ہی اور کپڑون کے واسطے مشہور ہی - اکبرپور مین ایک قلعہ اور ایک پل دریای ٹونس پر جو شہنشاہ اکبر کے حکم سے طیار ہوا تھا واقع ہی - جلال پور - ٹونس - ندی پر واقع ہی -

ضلع گونڈہ - گونڈہ متصل ٹہری ندی کے ہی - بلرام پور - راپتی ندی پر - کرنیل گنج - متصل دریاے سرجو - نواب گنج - دریاے گھاگرہ پر واقع ہین - بلرام پور اور کرنیل گنج اور نواب گنج مین - غلہ کی تجارت بکثرت ہوتی ہی -

ضلع بہرایچ - بہرایچ متصل سرجو ندی کے ہی - اس قصبہ مین سید سالار

مسعود

دو مددگار ہین - جنکو جوڈیشل کمشنر کہتے ہین - وہ دیوانی و فوجداری کے مقدمات فیصل کرتے ہین - اور دوسرے کو فنانشل کمشنر - جنکے متعلق مال کا کام ہی - ہرایک قسمت مین ایک ایک کمشنر مقرر ہی - جنکے سامنے بڑے مقدمے پیش ہوتے ہین - مثلاً خون اور ڈکیتی وغیرہ اور اونھین کے تعلق ملک کی آمدنی کی جانچ بھی ہی - اُنکے ماتحت ہرایک ضلع مین ایک ایک ڈپٹی کمشنر ہی - اور اُنکے مددگار اسسٹنٹ کمشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلدار وغیرہ ہین -

سبق اڑتیسوان

شہر اور قصبہ جات ملک اودھ

ملک اودھ مین صرف دوہی بڑے شہر ہین - ایک لکھنؤ - دوسرا فیض آباد - لکھنؤ دریاے گومتی پر واقع ہی اور سب سے بڑا شہر ہی (۲۸۵۰۰۰) آدمی بستے ہین قبل عہد نواب آصف الدولہ بہادر کے یہ شہر ایک چھوٹا سا قصبہ تھا مگر جب نواب صاحب موصوف نے اسکو اپنا دارالخلافت بنایا تب سے اس قصبہ نے بہت ترقی حاصل کی اور اسمین اچھی اچھی عمارتین بھی ہین -

فیض آباد دریاے گھاگرا اور سرجو پر واقع ہی - یہ شہر سابق مین اودھ کا دارالسلطنت اور قبل عملداری منصور علیخان بہادر کے جو دوسرے نواب اودھ کے ہوئے اجودھیا کے نام سے مشہور تھا لیکن نواب صاحب نے قدیم اجودھیا کے مغرب طرف تھوڑے سے فاصلے پر یہ شہر آباد کیا اور اسکا نام اپنے شہر مسکن واقع ملک ایران کے نام سے فیض آباد رکھا اب فیض آباد اور اجودھیا ایک شہر کی دو حدین ہین جسمین (۳۸۰۰۰+۱۹۰۰۰) آدمی بستے ہین -

سبق سینتیسوان

اضلاع اودھ

قسمت	حصہ
تفصیل	بیورا
مددگار	مدد کرنیوالا
فناشل کمشنر	حاکم مال
اکسٹرا	زائد
اجلاس	جس مقام پر حاکم بیٹھتا ہے اوسے کہتے ہین۔

کمشنر	حاکم
چیف کمشنر	حاکم اعلی بڑا حاکم
جوڈیشل کمشنر	حاکم دیوانی و فوجداری
اسسٹنٹ	مددگار
ڈپٹی	نایب
ماتحت	نیچے

اودھ کے چار بڑے حصے ہین اونمین سے ہر ایک کو قسمت یا کمشنری کہتے ہین۔ ایک ایک قسمت یا کمشنری مین تین تین ضلع ہین۔

تفصیل اونکی یہ ہے

نام قسمت	نام ضلع
لکھنؤ	لکھنؤ خاص اونام بارہ بنکی
راے بریلی	راے بریلی خاص۔ پرتاب گڈھ۔ سلطانپور
فیض آباد	فیض آباد خاص گونڈہ بہرایچ
سیتاپور	سیتاپور خاص۔ ہردوئی کھیری

یہان کے حاکم اعلے کو چیف کمشنر کہتے ہین۔ جو سب کے حاکم ہین۔ اُسنکے

مدرسین کو چاہیے کہ جن جن مقامات کے نام اس سبق یا دوسرے سبق مین لکھے ہین اونھین لڑکون کو نقشے مین اچھی طرح دکھلائین اور سمجھائین۔

اسے توڑو۔سب نے باآسانی اپنی اپنی لڑکو توڑ ڈالا اُسوقت بادشاہ نے کہا۔کہ دیکھو اسی طرح جبتک آپس مین ملے رہوگے۔توتمکو کوئی نہ توڑ سکیگا۔اور اگر پھوٹ پڑ جائیگی۔تو ذرا سے جھٹکے مین مثل اس لڑکے ٹوٹ جاؤگے۔

سبق پنتیسوان (۳۵)

سعادتعلیخان

بیجا	بیفائدہ	مقبرہ	مکان جو قبر کے اوپر بناتے ہین۔

آصف الدولہ کے کوئی اولاد نہ تھی۔اسوجہ سے اونکے بھائی سعادتعلیخان کو انگریزون نے بنارس سے بلاکر لکھنؤ کا نواب بنایا۔یے صاحب عقل تھے۔مگر لالچی زیادہ تھے۔خرچ بیجا اُنکے وقت مین نہین ہوا۔اور بائیس ۲۲ کرور روپیہ کے قریب آنھون نے خزانہ مین جمع کیا تھا۔قیصر باغ کے پاس لکھنؤ مین اونکا مقبرہ ہی یہ صرف نواب کہلاتے تھے بادشاہ اُسوقت تک لقب نہ تھا۔

سبق چھتیسوان (۳۶)

لطیفہ باغبان کی حاضرجوابی

بے قرینہ	ٹیڑھا	بیڈھب	
خودرائی	ہٹی	جو کسیکا کہنا نمانے	
راست روی	نیک چال چلنا		
دبائے جانا	دباؤ مین رکھنا		

ایک شخص نے باغبان سے پوچھا۔کہ تو نے چھوٹے درختون کو رسّی سے کیون کھینچکر باندھا ہی۔جواب دیا۔کہ بیقرینے نہ بڑھ جائین سچ ہو کہ یہی کیفیت آدمیونکی ہی۔اگر بچپن سے نیک راہ نہ لگائے جائین۔اور راست روی کے لیے بخوبی نہ دبائے جائین۔تو جوانی ہین خودرائے ہوکے بُرے کامون کیطرف جھک جاتے ہین۔

صاف ہوتی ہی۔ اور یہ دور دور کے ملکون مین استعمال کیجاتی ہین۔ یہ مچھلی اکثر سرد ملکون کے قریب سمندر مین رہتی ہی۔ لیکن کبھی کبھی گرم ملکون کے قریب پائی جاتی ہی۔

سبق تینتیسوان
نااتفاقی

نااتفاقی	جدائی	پھوٹ	سلطنتین	بادشاہتین	راج
شیر ہوجانا	زبردست ہوجانا		عمل کرنا	چلنا	
اہل غرض	خوشامدی آدمی اپنا		گرہ باندھنا	یاد رکھنا	
	فائدہ چاہنے والا		قبضہ	حکومت	بس مین ہونا

نااتفاقی دنیا مین ایک ایسی بلا ہی۔ کہ جسکے سبب سے بڑے بڑے گھر تباہ ہوجاتے ہین۔ سلطنتین بگڑ جاتی ہین۔ دشمن شیر ہوجاتا ہی۔ آدمی کو چاہیے کہ دشمن اور اہل غرض کی بات پر عمل نکرے اور عقلمند کی نصیحت کو گرہ مین باندھے اور اُسپر چلے اور جہان تک ہوسکے نااتفاقی سے بچا رہے۔ ہندوستان نااتفاقی کے سبب سے ہمیشہ غیر قومون کے قبضہ مین رہا ہی۔

سبق چونتیسوان
حکایت تمثالیہ

مضبوط	بوڑھا	بآسانی	سہج مین

ایک بادشاہ نے مرتے وقت اپنے لڑکون کو بلا کے ایک مضبوط رسی اُنکو دی۔ اور کہا کہ سب ملکے اسے توڑو۔ سبھون نے باہم زور کیا مگر وہ نہ ٹوٹی اُسنے رسی کو کھول ڈالا۔ اور ایک ایک لڑ ہر ایک لڑکے کو دی۔ اور کہا۔ کہ اب تو

اتفاقاً تین احمق بے وقار — راہ مین جاتے تھے باہم ایکبار
دیکھا اک مینار وان باعز و شان — جو بلندی مین تھا مثل آسمان
ایک نے اُسمین سے اوسکو دیکھکر — یون کہا یارون سے اپنے بے خطر
اگلے معمارون کے قد تھے کیا بڑے — جو بنایا ہی اسے ہو کر کھڑے
دوسرے نے یون دیا اُسکو جواب — توہی احمق ہی بڑا ای بیحجاب
اولاً اسکو زمین پر بے گمان — ہین بناتے ملکے باہم مرد مان
بعدہ کردیتے ہین سیدھا اسے — حیرت آتی ہی جسے اب دیکھ کے
تیسرے نے سُنکے اُس سے یون کہا — عقل تم دونون نہین رکھتے ذرا
یہ کنوان ہی سن لے مجھسے ای عزیز — اور تو پہچان لے گر ہو تمیز
جب اولٹ دیتے ہین اسکو مرد مان — تو وہین ہوتا ہی یہ مینار سان
احمقون کا ہی جہان مین یہ شعار — خودکو دانا آپ کرتے ہین شمار
بات اورون کی حمق ہین جانتے — عیب کو اپنے نہین پہچانتے

سبق بتیسوان (۳۲)

ہویل مچھلی

استعمال — کام مین لانا — برتی جانا

ہویل مچھلی بہت بڑی یعنے تیس ہاتھ لمبی اور اُسیقدر چوڑی ہوتی ہی۔ دم اُسکی آٹھ گز چوڑی اور منھ اُسکا چودہ ہاتھ لمبا ہوتا ہی۔ گوکہ اُسکو سمندر مین رہنے کے سبب سے لوگ مچھلی کہتے ہین۔ مگر وہ مچھلی کی طرح انڈے نہین دیتی بلکہ بچے دیتی ہی آدمی اُسکا شکار کرتے ہین۔ اور اُسکی چربی کی بتی بناتے ہین۔ ان بتیون کی روشنی

صوبہ اودھ نیپال اور گنگا کے بیچ مین ہی - اس ملک مین چوبیس ہزار میل مربع زمین ہی - اور ایک کرور تیس لاکھ کے قریب آدمی ہین - برہمنون کی آبادی اسمین بہت زیادہ ہی - راجپوت انسے کم ہین پہلے اس ملک کا حاکم فیض آباد مین رہتا تھا - جسکے قریب اجودھیا تیرتھ کی جگہ ہی - جہان راجہ رامچندر پیدا ہوے تھے اب حاکم یہان کا لکھنؤ مین رہتا ہی - اس ملک کے مشہور دریا یہ ہین - گھاگرہ یا سرجو - گومتی - سئی - ٹیڑھی - اور کلیانی وغیرہ - زمین اس صوبہ کی برابر ہی - کوئی پہاڑ نہین ہی یہ ملک بہت تروتازہ ہی - یہان غلہ ہر قسم کا پیدا ہوتا ہی - اور دوسرے ملکون کو بھیجا جاتا ہی - روئی بہت نہین پیدا ہوتی - مگر جمنا کے قریب کے ملکون سے بکثرت آتی ہی -

سبق اکتیسوان
نظم - تین احمقون کا حال

بیوقار	بیقدر
عز	عزت
خطر	ڈر
حجاب	شرم
بیگمان	بیشک
بعده	تس پیچھے
تمیز	گیان بدھ عقل
شعار	عادت

باہم	آپسمین ملکے
شان	سوبھا
معمار	راج تھوئی کاریگر
اولاً	پہلے
مردان	لوگ
حیرت آنا	بھچک رہ جانا
سان	شل کیسی صورت
شمار کرنا	سمجھنا لکھنا گننا

۱۶۱۸۱

صرف کرکے ایک کتب خانہ بھی اکٹھا کیا۔ اور اُسکے وقت مین جرنیل مارٹین صاحب نے بھی عمدہ عمدہ مکانات لکھنؤ مین بنوائے۔

سبق اُونتیسوان

مچھر اور شہد کی مکھی

ایام	جمع یوم یعنی دن	تنگ آنا	دق ہونا
سوال کیا	مانگا	تشریف لیجانا	چلے جانا

جاڑے کے ایام مین ایک مچھر بھوک سے تنگ آکے شہد کی مکھیون کے پاس گیا اور اُنسے سوال کیا۔ کہ اگر تم تھوڑا شہد ہمکو دو۔ تو ہم تمھارے لڑکون کو گانا سکھائین۔ مکھیون نے کہا کہ آپ مہربانی کرکے تشریف لیجائین۔ ہم اپنے لڑکون کو محنت کرنا سکھاوینگے۔ تاکہ ہماری طرح شہد جمع کرین۔ جو ضرورت کے وقت اُسکے کام آوے۔ صرف گانا جاننے سے تمھین کیا فائدہ ہوا۔ کہ جو ہم اپنے لڑکون کو سکھائین۔ جیسے تم بھیک مانگتے ہو اوسطرح وہ بھی محتاج رہینگے۔ انسان کو چاہیے۔ کہ اپنی اولاد کو وہ چیز سکھائے۔ جس سے اُنکو زیادہ فائدہ ہو۔ بیکار چیز سکھانا اُسکے حق مین دشمنی کرنا ہے۔

سبق تیسوان

جغرافیہ اودھ

مربع میل۔ ایک ٹکڑا زمین کا جو ایک میل لمبا اور ایک میل چوڑا ہو	دار السلطنت } راجہ دھانی جہان
صوبہ ملک کا بڑا ٹکڑا۔	دار الحکومت } بادشاہ یا حاکم رہتا ہے

فوراً۔ترنت	جلد جھٹ پٹ	طمع سے	لالچ سے۔
دولت	درب روپیہ پیسا	ہلاک کیا	مار ڈالا

کسی لالچی کی مرغی ہرروز ایک سونے کا انڈا دیتی تھی۔اُسنے خیال کیا۔کہ اسطرح تو دولت بہت دنون مین جمع ہوگی۔اگر اسکا پیٹ پھاڑ کے سب انڈے یکبارگی نکال لون۔تو فوراً امیر ہوجاؤن۔اس طمع سے اُسنے مرغی کا پیٹ پھاڑ کر اُسکو ہلاک کیا۔افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہ لگا۔دیکھو لالچ نے اسکو ایسا اندھا کیا۔کہ بہت سی دولت کیسی جو روز ملتا تھا اُسکو بھی کھودیا۔

سبق اٹھائیسوان
آصف الدولہ کا حال

وزیر	نائب	صوبہ دار	ایک ملک کا مالک
آباد کیا	بسایا	عمارت	مکان
ہنرمند	گنی	کتب خانہ	جہان بہت کتابین جمع ہون۔

نواب آصف الدولہ شاہ دہلی کے وزیر اور صوبہ دار کہلاتے تھے قبل اُنکے اودھ کا حاکم فیض آباد مین رہتا تھا۔مگر آصف الدولہ نے لکھنؤ مین رہنا اختیار کیا۔اور اُسے خوب آباد کیا۔ایک بہت عمدہ عمارت جسے بڑا امام باڑہ کہتے ہین وہان بنائی۔وہ مکان رعایا کی پرورش کے لیے اُن دنون مین بنایا گیا تھا۔کہ جب بہت بڑا کال پڑا تھا۔سوائے اسکے ایک نہر کربلا مین اونھون نے بنوائی اُسکو نہر آصفی کہتے ہین۔ہنرمندون کی اونھون نے بڑی قدر کی اور بہت روپیہ

لگاؤن اک طمانچہ اور تجھکو	کہ تا ہو جاے بس تسکین مجھکو
مگر مارا جو ہین مُنھ پر طمانچہ	گئی کھل آنکھ اور سکی بے تحاشا
تو دیکھا ہاتھ مین ہے اپنی داڑھی	ہوئی شرمندگی بس انتہا کی

سبق چھبیسوان

کاغذ

بھوج پتر	ایک درخت کی چھال ہے	ایجاد کیا	پہلے پہل بنایا۔
ولایت	غیر ملک۔ خاص کر کے انگریزون کا ملک ایک قوم کے آدمی جہان بستے ہون	ردّی	کسی چیز کے خراب ٹکڑے کاغذ کے خراب ٹکڑے
		عمدہ	اچھا۔

جبتک کاغذ نہ بنا تھا۔ لوگ بھوج پتر اور تاڑ کے پتون پر لکھتے تھے سب کے پہلے روئی کا کاغذ چین والون نے ایجاد کیا۔ اونسے عرب کے لوگون نے سیکھا۔ بعد اُسکے انگریزون کو کاغذ بنانا معلوم ہوا۔ ولایت مین عمدہ کاغذ مین کپڑون کے چیتھڑون سے بنایا جاتا ہے۔ اور موٹا کاغذ ٹاٹ سے۔ اس ملک مین اکثر کاغذ کی ردّی یا ٹاٹ پانی مین گلا کے کاغذ بناتے ہین۔ ہندوستان کے اگلے راجاؤن کے وقت مین سندین تانبے یا پیتل کے پترون پر کھود دی جاتی تھین۔ اور انگلستان مین آج کل بڑی بڑی سندین ایسے کاغذ پر لکھتے ہین جو چمڑے سے بنا ہے۔ یہ کاغذ بہت مضبوط ہوتا ہے پانچ چھ سو برس تک رہتا ہے۔

سبق ستائیسوان

طمع

سنگ مرمر سفید پتھر سنگ موسیٰ کالا پتھر	گھومی ہوئی سیڑھیان

شہر دہلی مین بڑی مشہور عمارت جامع مسجد ہی۔ یہ شاہجہان بادشاہ کے وقت مین طیار ہوئی۔ اور دس لاکھ روپیہ اُسمین صرف ہوئے۔ اسکے بیچ مین سنگ مرمر کا ایک حوض ہی۔ اور دونون طرف اس مسجد کے دو مینار ہین جنکی بلندی ایک سو فٹ ہی۔ اور تمام مسجد کا طول دو سو سولہ فٹ ہی۔ اندر کا فرش سنگ مرمر اور سنگ موسیٰ کا بنا ہی۔ میناروں کے اوپر جانے کے لیے ایک سو تیس پیچدار سیڑھیان لال پتھر کی بنی ہین سرکار انگریزی نے اس مسجد کے لیے ایک وثیقہ مقرر کر دیا ہی۔ یہ مسجد تمام دنیا کی مسجدون سے خوبصورت خیال کیجاتی ہی۔

سبق پچیسوان

نظم خواب

بھر	واسطے	طیش کھانا	غصے مین آنا
کس کر	تان کے	لعین	پھٹکارا ہوا
زشت بد	بُرا	کردار کار	کام
تسکین ہو جانا	ٹھنڈک پڑنا	بے تحاشا	جھٹ پٹ
انتہا کی	بہت زیادہ		

کسینے خواب مین دیکھا یہ اک رات	کہ شیطان آیا ہی بہر ملاقات
تو اوسنے طیش کھاکے اوسکے منھ پر	لگایا اک طمانچہ خوب کسکر
پکڑ کر اُسکی داڑھی اُسنے یکبار	کہا کیون اے لعین زشت کردار

رات بھر وہ نہ سوتا اور علم کا چرچا رکھتا تھا۔ جفاکش بھی ایسا ہی تھا۔ کہ اجمیر سے
آگرے تک ایکسو دس کوس برابر دو دن مین گھوڑے پر چلا گیا۔ اکثر قانون کی
کتابین بھی اوسنے بنائین۔ اُنمین سے آئین اکبری بہت مشہور ہی۔ راجہ بکرماجیت
کی طرح اسکے بھی دربار مین بڑے بڑے قابل جمع تھے۔ اُنمین سے راجہ جے سنگھ بہادری مین۔ بیربل
بہادری اور دل لگی مین فیضی اور ابو الفضل علم و حکمت مین امیر خسرو شاعری مین بہت مشہور تھے

سبق تیئیسوان ۲۳

لکڑہارے اور موت کی ملاقات

تکلیف دینا	بُولانا

ایک مزدور دھوپ مین لکڑی کا گٹھا لیے جاتا تھا۔ چلتے چلتے بوجھ کے مارے
تھک گیا۔ اور مصیبت سے گھبرا کے گٹھے کو سر سے پھینک کے کہنے لگا۔ کہ اس
زندگی سے جو موت آجاتی تو اچھا تھا۔ فوراً موت آدمی کی صورت ہوکر سامنے
آکھڑی ہوئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ تو نے مجھے کیون بلایا ہے۔ موت کو دیکھتے ہی مزدور
گھبرایا۔ اور جواب دیا۔ کہ مین نے آپکو صرف اسواسطے تکلیف دی ہے کہ مہربانی کر کے یہ گٹھا اوٹھا دیجیے

سبق چوبیسوان ۲۴

جامع مسجد

جامع مسجد۔ بڑی مسجد۔ جہان بہت لوگ جمع ہوکر جمعہ کو نماز پڑھین	صرف ۔ خرچ
وثیقہ۔ ماہواری خرچ	محراب۔ گول در اُسمین کونے نکلے ہوئے
طول ۔ لمبائی	بلندی ۔ اونچائی
	پیچدار سیڑھی ۔ چکر کی سیڑھی

سبق اکیسوان
محبت والدین

مرتبہ — بار — دفعہ — نظر پڑنا — دیکھائی دینا
والدین — مان باپ

ایک مرتبہ ایک گانون مین آگ لگی۔ سب لوگ اپنا اپنا مال و اسباب لیکر بھاگے۔ اوس گانون مین دو بھائی بڑے مالدار رہتے تھے۔ وہ بھی اپنا مال اور اسباب باندھکر بھاگنے کے ارادے مین تھے۔ کہ آگ انکے مکان کے قریب پہنچ گئی وہ اسباب لیکے چاہتے تھے کہ بھاگین۔ اسمین اونکی نظر اپنے ضعیف والدین پر پڑی۔ کہ وہ مکان کے ایک کونے مین پڑے ہین۔ یہ حال دیکھ کے ایک بھائی نے دوسرے سے کہا۔ کہ مال اور اسباب تو ہو پھر ملجائیگا۔ مگر مان باپ پھر نہ ملینگے یہ کہکے اونھون نے اسباب پھیکدیا۔ اور ایک نے مان کو اور دوسرے نے باپ کو اپنے کندھون پر اوٹھالیا۔ اور اوس آگ سے باہر لے نکلے۔

سبق بائیسوان
اکبر کا بیان

عادل۔ نیاے کرنے والا منصف — جفاکش محنتی
آئین اکبری اکبر کے قانون کی کتاب کا نام ہے — کامل۔ بدھوان۔ گیانی

اکبر ہندوستان کے مسلمان بادشاہون مین بہت نیک اور عادل تھا اکثر

ہندوستان مین لنکا کے کنارے سمندر سے موتی نکالے جاتے ہین - جیٹھ - بیساکھ مین غوطہ خور اونکو نکالتے ہین - موتی سیپ مین پیدا ہوتا ہی - اکثر ملکون کے سوداگر اون دنون مین وہان موتی خریدنے کو جمع ہوتے ہین - اور دو مہینے تک بڑا میلہ رہتا ہی - مکان اوس جزیرے مین بانس کے بنتے ہین - اور ناریل کے پتون سے چھائے جاتے ہین - ملک فارس کے کنارے آرمینہ مین بھی موتی نکلتا ہی - مگر وہان کا بادشاہ اسکی تجارت کا کچھ انتظام نہین کرتا -

سبق بیسوان
پانی کا بیان

گندہ	میلا	بدبودار	نقص	خرابی
بُرا	جوش دینا	اوٹانا		

پانی زندگی کا ایک سبب ہی - غلہ پھل پھول وغیرہ سب پانی سے پیدا ہوتے ہین - مگر جاننا چاہیے کہ پانی جب خراب ہوتا ہی تو زہر کے مثل اثر پیدا کرتا ہی - جو اوس پانی کو پیے فورًا بیمار ہو جائے - پانی کی خرابی کی وجہ یہ ہی - کہ جب اوسمین گھاس پھوس یا درخت کی پتیان گرکر سڑ جاتی ہین - تو وہ پانی خراب اور گندہ ہو جاتا ہی اوسکا اثر جہان تک ہوا مین پھیلتا ہی - ہیضہ وغیرہ پیدا کرتا ہی اور کنوون مین بھی یہی نقص آجاتا ہی - پس پانی کی خبرداری ضرور ہی - یعنے کنوون مین کوڑا یا پتیان وغیرہ نہ گرنے پائین - اور اوپر بھی اونکے چارون طرف صفائی رہے - جہان کہین عمدہ پانی نملے - تو پانی کو جوش دیکر پیے - اور شاید یہ نہ بن پڑے تو چھان کے پینے سے بھی بہت فائدہ ہی -

سبق اٹھاروان

نظم کاتب بدخط

کاتب - لکھنے والا۔	آہ سرد بھرنا۔ ہاے مارنا۔ آہ کرنا
خفگی - غصّہ -	بدخط۔ بُرا لکھنے والا
ناچار مجبور ہوکے۔ ضرور	عذر۔ بہانا
علاقہ نسبت - پروجن	

کسینے ایک کاتب سے یہ جا کر	کہا اک خط مجھے لکھدے برادر
وہ بولا بھر کے اوسدم آہ اک سرد	رہا کرتا ہی میرے پاؤن مین درد
مین لکھ سکتا نہین خط اسلیے اب	کسی جا اور ڈھونڈھو اپنا مطلب
وہ بولا عذر یہ تیرا ہی بیجا	بھلا کیا پاؤن کو خط سے علاقہ
کہا کاتب نے خفگی دور کیجے	جو مین کہتا ہون اسکو مان لیجے
سبب یہ ہی کہ مین بدخط ہون ایسا	کسیکو خط کبھی جب مین نے لکھا
تو پڑھنے کے لیے بھی اوسکے ای یار	مجھی کو دوڑنا پڑتا ہی ناچار

سبق انیسوان

موتی کا بیان

لنکا - ایک بڑے ٹاپو کا نام ہی۔	غوطہ خور وہ لوگ جو پانی کے اندر کچھ دیر تک ٹھہر کے کام کر سکتے ہین۔
جزیرہ - ٹاپو - زمین کا ٹکڑا جو چارون طرف پانی سے گھرا ہو۔	

اوسکی آنکھ کھلی تو اپنی سستی پر نہایت افسوس کیا۔اور شرمندہ ہوا۔

سبق سولھوان
لطیفۂ احمق

احمق بےعقل	شکر کرنا گن مانا	

ایک احمق کا اونٹ کھوگیا۔ اوسنے شکر کیا۔ لوگون نے پوچھا بھلا یہ کون شکر کی جگہ ہے۔ کہنے لگا۔ شکر اسلیے کرتا ہون۔ کہ مین اوسپر سوار نتھا۔ نہین تو مین بھی کھو جاتا۔

سبق سترھوان
شاہ جہان آباد دہلی

شہر پناہ۔ وہ دیوار جو شہر کے گرد دشمنون سے بچاؤ کے لیے گھیری جاتی ہے۔	خاندان بنس
انتقال ہوا مرگیا	حکومت راج

اس شہر کو شاہ جہان بادشاہ نے جمنا کے کنارے پر بسایا۔ شہر پناہ کی دیوار قریب ۷ میل کے ہے۔ مسلمان بادشاہون کے وقت مین یہ شہر بہت دن تک تمام ہندوستان کا دارالسلطنت رہا۔ مغلون کے خاندان سے سراج الدین ابوظفر یہان کے پچھلے بادشاہ تھے۔ اونکو لاکھ روپیہ ماہواری پنشن سرکار انگریز سے ملتے تھے۔ صرف قلعہ کے اندر اونکا بندوبست رہتا تھا۔ مگر ۱۸۵۷ع مین بلوے کے سبب سے وہ رنگون بھیجے گئے۔ اور وہین اونکا انتقال ہوا۔ اب بالکل شہر مین سرکار انگریز کی حکومت ہے۔

وہ نہایت غریب ہوتے ہین۔ نہ کھیتی کر سکتے ہین نہ کپڑا وغیرہ بنا سکتے ہین۔ لوہا کھان سے نکلتا ہی۔ اور اوسمین مٹی اور پتھر ملا رہتا ہی۔ اگر ایسا لوہا یہان کے آدمی دیکھین تو نہ پہچان سکین۔ کہ یہ لوہا ہی یا پتھر۔ مگر جب اوسکو تیز آنچ سے گلاتے ہین تو لوہا صاف الگ ہو جاتا ہی۔ ہندوستان مین لوہا بردوان۔ اڑیسہ۔ اور کمایون مین نکلتا ہی

سبق پندرھوان
غفلت

غفلت	بھول بے پروائی	ندامت	شرم
صحبت	سبھا ست سنگ	شرط ہوئی	بازی لگی
شرمندہ ہوا	پچھتایا		

سستی اور غفلت کا پھل برا ہی۔ کیونکہ غافل اور سست آدمی کا ہر ایک کام خراب ہوتا ہی۔ اور کبھی اوسکو عقل و تمیز نہین آتی۔ ہر ایک صحبت مین وہ بیعزت رہتا ہی۔ سستی اور غفلت سے سوا ندامت کے اور کچھ نہین ملتا جیسا کہ اس حکایت سے ثابت ہی۔ ایک دن دریا کے کنارے پر ایک کچھوے اور خرگوش مین یہ شرط ہوئی کہ دیکھین اوس ٹیلے تک جو یہان سے کوس بھر ہی۔ کون پہلے پہونچتا ہی۔ اوسیوقت دونون برابر وہان سے روانہ ہوئے۔ اور تھوڑی دیر مین خرگوش کچھوے سے بہت آگے نکل گیا۔ خرگوش یہ سوچ کے کہ مین بہت تیز دوڑتا ہون۔ اور کچھوا ابھی بہت دور ہی۔ جب تک وہ یہان پہونچے گا مین جد تک پہونچ جاؤنگا۔ راہ مین سو رہا۔ لیکن کچھوا ایک لحظہ کہین نہین ٹھہرا۔ اور آہستہ آہستہ برابر چلا گیا آخر اوس ٹیلے تک پہونچ گیا۔ اور خرگوش سوتا رہا جب

یہ زمین اگرچہ چپٹی دکھائی دیتی ہی - مگر حقیقت مین بیل کیطرح گول ہی - اسکے بیچون بیچ مین پورب اور پچھم جتنے ملک ہین اونمین ہمیشہ سورج کی کرن سیدھی پڑتی ہی اور اسوجہ سے وہان بہت گرمی رہا کرتی ہی - اور اون ملکون سے اوترا اور دکھن کی طرف جتنے ملک جسقدر دور ہین اوسیقدر وہان کم گرمی ہوتی ہی یہانتک کہ جو ملک اوترا اور دکھن نہایت فاصلے پر واقع ہین وہان کبھی گرمی نہین ہوتی ہی - اور اسقدر سردی رہتی ہی کہ صرف اوسی ملک کے لوگ برداشت کرسکتے ہین -

سبق تیرھوان

آزاد فقیر

ایک فقیر نے کسی شخص سے سوال کیا کہ مجھے کچھ دے - اوسنے بہت سی گالیان دین - وہ فقیر بولا اچھا بابا جیسا دوگے ویسا پاؤگے -

سبق چودھوان

لوہے کا بیان

مدد	سہاتیا	رونق	سوبھا	ترقی	
مطلق	بالکل	کھان	وہ زمین جہان سے لوہا یا چاندی وغیرہ نکلتی ہی -		

لوہے سے زیادہ کوئی مفید دھات دنیا مین نہین ہی - اگر خیال کرکے دیکھو - تو کوئی کام ایسا نہین - کہ بغیر لوہے کی مدد کے ہوسکے - دنیا مین دولت اور ہر چیز کی رونق لوہے کے سبب سے ہی - جس ملک کے لوگ لوہے کو نہین جانتے -

پوانر	چھتریون کی ایک مشہور قوم	نام آور	سرنام نامور

راجہ بکرماجیت جنکو بیر بکرماجیت بھی کہتے ہین - اوجین مین پوانر کی نسل سے پیدا ہوئے تھے - سمت اسی راجہ کے وقت سے شروع ہوا ہی - علم کی اوسنے بڑی قدر کی - چودہ بڑے مشہور عالم اوسکے دربار مین تھے - اونمین سب سے زیادہ نامور کالیداس کب تھا - جسکی سکنتلا ناٹک اور میگ دوت اور رگھوبنس کتابین آج تک مشہور ہین - اور ان کتابون کا بہت سے ملکون کی زبانون مین ترجمہ ہوا ہی -

سبق گیارھوان
ضعیف کوزہ پشت

ضعیف	بڈھا	گذر گیا	جاتا رہا
ہاتھ آنا	ملنا	افسوس	پچھتاوا

ایک ضعیف راہ مین چلا جاتا تھا - بڑھاپے سے کمر اوسکی جھکی ہوئی تھی - ایک جوان نے ہنسی سے پوچھا کہ میان جھکے ہوئے کیا ڈھونڈتے ہو - کہا بابا جوانی کھو گئی ہی - اوسے ڈھونڈھتا ہون - سچ ہی - کہ جو وقت گذر گیا پھر ہاتھ نہین آتا اور اسیطرح غفلت مین عمر گذر جاتی ہی - اور افسوس باقی رہ جاتا ہی - انسان کو دنیا کی زندگی پر بھروسا نکرنا چاہیے - اور وہ کام کرنا چاہیے کہ جس سے نام نیک باقی رہ جاوے -

سبق بارھوان
زمین کے بیان مین

حقیقت مین	اصل مین	ثابت ہوتی ہی	معلوم ہوتی ہی
نہایت	بہت دور		

ادب عزت آور فرض واجب	حق فرض پد تعظیم ادب کرنا

ماں باپ پر فرض ہی کہ اپنے لڑکون کو لڑکپن سے اچھی تعلیم دین۔ اور ادب سکھائین کہ جوانی مین وہ خراب نہون۔ ایک شخص اپنے بڈھے باپ کو مارتا تھا۔ لوگون نے اوسے بُرا بھلا کہا اور بولے کہ تو بڑا جاہل اور نالائق ہی جو باپ کے ادب کا حق نہین ادا کرتا۔ اوسنے جواب دیا کہ اوسنے میرا حق ادب سکھانے کا کب ادا کیا تھا جو مین اسکا حق ادا کرون۔ سچ ہی گو کہ لڑکون پر ماں باپ کی تعظیم ہرحال مین فرض ہی خواہ وہ صاحب علم ہون یا نہون لیکن بغیر سکھلائے ایسی بات لڑکون کی سمجھ مین آنا مشکل ہی۔

سبق نوان
نظم جہالت

خوار ذلیل بیقدر ہنر کام ہوشمند سمجھدار	وقار قدر عزت عاقل عقلمند بدھمان

نہین کوئی دنیا مین جاہل سا خوار بُرا کام جاہل سے ہوگا سدا جو ای دل تو ہی عاقل و ہوشمند	نہین ہی کہین جاہلون کا وقار کہ کوئی ہنر وہ نہین جانتا نکر بیٹھنا جاہلون مین پسند +

سبق دسوان
راجہ بکرما کا حال

غافل بیخبر سست	سامان کرنا طیار کرنا
نصیب ہونا ملنا	روزی کھانا پینا

غافلو کرتا ہی یہ سورج اشارہ صبحکو	اب اوٹھو سامان کرو سب اپنے اپنے کام کا
خوب محنت کرکے دن کاٹو کہ روزی ہو نصیب	شب کو سونا وقت پھر آئیگا وہ آرام کا

سبق ساتوان

برگد کا درخت

عجیب جو چیز دیکھنے مین کم آئی ہو عجوبہ	ریشہ بو جٹا
جاتری وہ لوگ جو زیارت کرنے جاتے ہین تیرتھ کرنیوالے	

برگد کا درخت ہندوستان مین نہایت عجیب ہی۔ اس درخت کی ڈالون سے ریشے زمین کی طرف لٹکتے ہین۔ اور جب زمین پر پہونچ جاتے ہین تو جم کے جڑین ہو جاتی ہین۔ گجرات کے ملک مین دریاے نربدا پر ایک بہت بڑا درخت برگد کا ہی۔ وہ کبیر داس کے نام سے مشہور ہی۔ اسلیے اوسے کبیر بر کہتے ہین۔ اوسکے درشن کا ایک میلہ ہوتا ہی۔ ہزاروں ہندو جاتری وہان جمع ہوتے ہین۔ وہ درخت اسقدر بڑا ہی کہ سات ہزار آدمی اوسکے سایہ مین رہ سکتے ہین۔

سبق آٹھوان

اولاد کا حق

جاہل مورکھ بے پڑھا	نالائق برا خراب

سبق چوتھا
اوستاد کا ادب

مشکور ہونا۔ گن ماننا۔ احسان ماننا	رتبہ درجہ
صرف فقط	حیات زندگی

نقل ہو کہ ایک روز کسی نے سکندر سے پوچھا کہ آپ اپنے باپ کے زیادہ مشکور ہین یا اوستاد کے۔ اوسنے جواب دیا کہ اوستاد کا رتبہ زیادہ جانتا ہون کیونکہ باپ نے تو صرف مجھکو پرورش کیا ہو مگر اوستاد سے تمام علم و ادب حاصل ہوئے جس سے اس رتبہ کو پہونچا ہمیشہ لڑکون کو چاہیے کہ مان اور باپ کی عزت کرین اور جو شخص کہ دونون چیزونکا باعث ہو یعنے علم اور زندگی کا اوسکی اور بھی عزت کرین۔

سبق پانچوان
آفتاب کا بیان

آفتاب سورج	روشنی چمک اوجالا

آفتاب زمین سے بہت دور اور بہت بڑا ہی۔ اوس سے گرمی اور روشنی ہمکو پہونچتی ہی۔ جس جگہ جتنی سیدھی کرن اوسکی پڑتی ہی اوتنی ہی گرمی وہان زیادہ ہوتی ہی۔ دیکھو صبح کو جبکہ سورج کی کرن ترچھی ہوتی ہی۔ اوسوقت اوسقدر گرمی نہین ہوتی جتنی دوپہر کو جب آفتاب سر پر ہوتا ہی اور کرن اسکی سیدھی زمین پر پڑتی ہی جسطرح سورج سے زمین روشن اور گرم ہوتی ہی۔ اوسیطرح چاند کو بھی روشنی اور گرمی اوس سے پہونچتی ہی۔

سبق چھٹا
نظم

اونکی بیقدری ہوتی ہی۔

سبق دوسرا
حکایت مثالیہ

غریب مفلس ناچار	مہربان رہنا پیار کرنا

ایک غریب کا لڑکا ہاتھ مُنھ دھو کے اور بہت صاف کپڑے پہن کے مدرسے مین ہرروز جایا کرتا تھا۔ مدرس اوسکو ایسا صاف دیکھ کے اوسپر بہت مہربان رہتا تھا۔ اور اچھی طرح پڑھاتا۔ اور اپنے پاس بٹھاتا تھا۔ اسلیے اوس لڑکے نے چند روز مین اچھی طرح لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ بعدہ اوسکے اوستاد نے خوش ہوکے اوسکو اپنا نائب مقرر کیا۔ دیکھو صفائی اور محنت کا کیا جلدی اوسنے پھل پایا۔

سبق تیسرا
سکندر کا حال

عالم دنیا	عقلمند بُڈّھ مان
فتح کرنا جیتنا لے لینا	عالم پنڈت بڑیا دان

سکندر بادشاہ جسکا نام تمام عالم مین مشہور ہی بڑا عقلمند اور بہادر تھا۔ اوسنے فارس کا ملک فتح کرکے ہندوستان پر چڑھائی کی اور پنجاب مین کئی لڑائیان ہندو راجاؤن سے جیتین۔ جب دریاے ستلج کے پار اوترکے آگے بڑھنا چاہا تو اوسکی فوج راضی نہوئی اور اوسکا حکم نمانا۔ آخر لاچار ہوکر اپنے ملک کو پھر گیا۔ وہ بھی عالمونکی عزت کرتا تھا۔ اور سب سے زیادہ اپنے استاد ارسطو کو مانتا تھا۔

اوستاد

تعلیم المبتدی

سبق اوّل

صفائی

قریب	پاس	نکٹ	قدر	آور	عزت
بیقدری	بیعزتی	نزاور	خوب	اچھا	
مزاج	طبیعت		بیماری	ماندگی	

ہر ایک لڑکے کو چاہیے کہ صبح اوٹھ کے ہاتھ مُنھ دھوئے۔ اور صاف کپڑے خواہ موٹے ہون یا مہین پہن کے پڑھنے کو جائے۔ صفائی سے رہنا بہت خوب بات ہی۔ جس آدمی کے مزاج مین صفائی ہوتی ہی اوسکی سب قدر کرتے ہین اور بیماریون سے بھی وہ بچتا ہی۔ جب کوئی لڑکا صاف کپڑے پہن کے اوستاد کے پاس جاتا ہی تو وہ اوسے اپنے قریب اچھی جگہ بٹھاتا ہی۔ اور دل لگا کے اوسے پڑھاتا ہی مگر جو لڑکے میلے رہتے ہین اونکو کوئی اپنے پاس نہین بیٹھنے دیتا اور ہر جگہ

فہرست مضامین تعلیم المبتدی

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۲۷	طمع	۱۵	۴۱	حکایت شالیہ	۲۶
۲۸	آصف الدولہ کا حال	۱۶	۴۲	ہوا کا بیان	۲۷
۲۹	بھڑ اور شہد کی مکھی	۱۷	۴۳	غازی الدین حیدر	۲۸
۳۰	جغرافیہ اودھ	〃	۴۴	خاموشی کا فائدہ	۲۹
۳۱	نظم۔ تین احمقونکا حال	۱۸	۴۵	محمد علی شاہ	۳۰
۳۲	ھویل مچھلی	۱۹	۴۶	ہاتھی کی دانائی	〃
۳۳	نااتفاقی	۲۰	۴۷	دیانت داری	۳۱
۳۴	حکایت شالیہ	〃	۴۸	ہندوون کی قدامت	۳۲
۳۵	سعادت علیخان	۲۱	۴۹	بھیڑیا و کتا	〃
۳۶	لطیفہ۔ باغبان کی حاضر جوابی	〃	۵۰	فریب	۳۳
۳۷	اضلاع اودھ	۲۲	۵۱	علم کے فوائد	۳۴
۳۸	شہر اور قصبہ جات اودھ	۲۳	۵۲	علم کے فائدے	۳۶
۳۹	دیوار چین	۲۵	۵۳	نظم۔ وقت کی تعریف	〃
۴۰	صبر	۲۶			

فہرست مضامین تعلیم المبتدی

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۱	صفائی	۱	۱۴	لوہے کا بیان	۷
۲	حکایت مثالیہ	۲	۱۵	سستی و غفلت	۸
۳	حال سکندر	〃	۱۶	لطیفۂ احمق	۹
۴	اوستاد کا ادب	۳	۱۷	جغرافیہ۔ بیان دہلی	〃
۵	آفتاب	〃	۱۸	نظم۔ کاتب بدخط	۱۰
۶	نظم۔ غافل	۴	۱۹	موتی کا بیان	〃
۷	برگد کا درخت	〃	۲۰	پانی کا بیان	۱۱
۸	اولاد کا حق	〃	۲۱	محبت والدین	۱۲
۹	نظم۔ جہالت	۵	۲۲	اکبر کا بیان	〃
۱۰	راجہ بکرما جیت	〃	۲۳	لکڑہارے اور موت کی ملاقات	۱۳
۱۱	لطیفۂ ضعیف کوزہ پشت	۶	۲۴	جامع مسجد	〃
۱۲	زمین کا بیان	〃	۲۵	نظم خواب	۱۴
۱۳	آزاد فقیر	۷	۲۶	کاغذ	۱۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Talimulmobtadee 1st Part

INDIAN INSTITUTE

تعلیم المبتدی

حصۂ اول

یعنی

مجموعۂ حکایات سلیس و دلچسپ جو زبان اردو مین تحریر و تالیف ہوئی تھی

پھر بار دیگر ترمیم ہو کر بازدیاد مضامین چند

حسب الحکم

جناب فیضمآب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی و اودھ

واسطے طلبا ء مدارس اودھ کے

بیسوین بار

مطبع نامی منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھپی

ماہ نومبر ۱۸۸۱ع

Ta'līm al-mubtadī.

Pt. I.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.